احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 17 دسمبر 2009ء

روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 17 دسمبر 2009ء 29 ذوالحج 1430 ہجری 17 فتح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 283

آندھی کے وقت دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آندھی آتی تو آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے :

اے اللہ میں تجھ سے اس کے خیر کے پہلو طلب کرتا ہوں اور وہ خیر بھی جو اس میں ہے اور جس کے لئے اسے بھیجا گیا ہے اور میں اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے بھی جو اس میں مخفی ہے اور جس شر کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔

﴿صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رویۃ الریح حدیث نمبر1496﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ابھی 8 جولائی 1906ء کے دن سے جو پہلی رات تھی میرا لڑکا مبارک احمد خسرہ کی بیماری سے گھبراہٹ اور اضطراب میں تھا۔ ایک رات تو شام سے صبح تک تڑپ تڑپ کر اُس نے بسر کی اور ایک دم نیند نہ آئی اور دُوسری رات میں اس سے سخت تر آثار ظاہر ہوئے اور بے ہوشی میں اپنی بوٹیاں توڑتا تھا اور ہذیان کرتا تھا۔ اور ایک سخت خارش بدن میں تھی۔ اُس وقت میرا دل دردمند ہوا اور الہام ہوا۔ اُدْعُونی .... تب معاً دعا کے ساتھ مجھے کشفی حالت میں معلوم ہوا کہ اُس کے بستر پر چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور پڑے ہیں اور وہ اُس کو کاٹ رہے ہیں اور ایک شخص اُٹھا اور اُس نے تمام وہ جانور اکٹھے کر کے ایک چادر میں باندھ دئے اور کہا کہ اِس کو باہر پھینک آؤ اور پھر وہ کشفی حالت جاتی رہی۔

اور مَیں نہیں جانتا کہ پہلے وہ کشفی حالت دُور ہوئی یا پہلے مرض دُور ہوگئی اور لڑکا آرام سے فجر تک سویا رہا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے یہ خاص معجزہ مجھ کو عطا فرمایا ہے اسلئے مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اس معجزہ شفاء الامراض کے بارے میں کوئی شخص روئے زمین پر میرا مقابلہ نہیں کرسکتا اور اگر مقابلہ کا ارادہ کرے تو خدا اس کو شرمندہ کرے گا۔ کیونکہ یہ خاص طور پر مجھ کو موہبت الٰہی ہے جو معجزانہ نشان دِکھلانے کے لئے عطا کی گئی ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر ایک بیمار اچھا ہو جائے گا بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اکثر بیماروں کو میرے ہاتھ پر شفا ہوگی۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22ص 90)

آپ بھی پوچھیں

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پروگرام ”راہ ھدیٰ“ ہر ہفتہ کے روز اور ہر ماہ کے پہلے پیر کے روز پاکستانی وقت کے مطابق رات 9 بجے براہ راست نشر ہوتا ہے۔ اس پروگرام میں احمدیہ تعلیمات کے متعلق سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اگر آپ کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہوں تو اس پروگرام کے دوران Live فون کال یا فیکس پر سوال پوچھ سکتے ہے۔

فون نمبر 0044-2086878010
فیکس نمبر 0044-2086878037

﴿چیئرمین ایم ٹی اے انٹرنیشنل﴾

بیوت الحمد گرلز ہائی سکول میں داخلہ

نظارت تعلیم کے زیر انتظام بیوت الحمد کالونی میں انگلش میڈیم گرلز ہائی سکول قائم کیا جا رہا ہے۔ سکول میں نہم اور دہم کلاسز میں سائنس کے مضامین پڑھائے جائیں گے۔ (قبل ازیں غلطی سے آرٹس کے مضامین پڑھائے جانے کا اعلان شائع ہوا تھا) سکول میں داخلہ جات مارچ 2010ء میں نئے تعلیمی سال کے آغاز سے ششم سے نہم کلاس تک کئے جائیں گے۔ داخلہ حسب قواعد ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ داخلہ کی خواہشمند طالبات اور ان کے والدین سے درخواست ہے کہ ٹیسٹ میں شامل ہونے کے لئے اپنا نام بیوت الحمد پرائمری سکول میں صبح 8 سے 10 بجے تک درج کروائیں۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 31 جنوری 2010ء ہے۔

﴿نظارت تعلیم﴾

تعطیل طاہر ہومیو پیتھک انسٹیٹیوٹ

مورخہ 17 دسمبر 2009ء تا 3 جنوری 2010ء طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

﴿معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان﴾

مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

امام وقت کی طرف سے دعاؤں کی تازہ تحریک

احباب ان دعاؤں کو یاد کر کے مسلسل ورد کرتے رہیں

ہمارے پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مؤرخہ 20 نومبر 2009ء میں ہمیں مندرجہ ذیل دعائیں پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ احباب جماعت ان دعاؤں کو یاد کر لیں تا کہ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ہم اپنا تعلق اور قرب بڑھائیں یہ دعائیں ہماری اور ہماری اولادوں کی روحانی ترقی کا باعث ثابت ہوں اور ان کی قبولیت کے نتیجہ میں خدا خود ہمارا متکفل ہو جائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں ہی مومن کو اس کے مقام اور طریق کار کے حصول کے لئے ایک دعا سکھا دی۔ فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ:

1. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

(الفاتحہ:5)

کہ عبادت بھی خدا تعالیٰ کی کرتے ہیں ہم، اور کرنا چاہتے ہیں اور مدد بھی اسی سے مانگتے ہیں کہ عبادت کی بھی وہی توفیق دے اور ہماری احتیاجیں بھی وہی پوری کرے‘‘

2۔ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ۔ (۔)

(یوسف:102)

ترجمہ: اے میرے ربّ! تو نے مجھے امورِ سلطنت میں سے حصہ دیا اور باتوں کی اصلیّت سمجھنے کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تُو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زُمرہ میں شامل کر۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

’’اس دعا کا بیان اس لئے ہے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ سے تعلق اور روحانی ترقی کے لئے، اللہ تعالیٰ سے قرب بڑھانے کے لئے یہ دعا کیا کریں۔ دنیاوی کامیابیاں ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات سے دور نہ لے جائیں۔ اور ابتلاء اور مشکلات ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات سے بدظن نہ کر دیں۔ بلکہ یہ دعا ہو کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہر حالت میں فرمانبرداری کرتے ہوئے وفات دے۔ ہمارا شمار ہمیشہ ان میں ہو جو صالحین اور خدا تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ دعا کا طریق بھی ہمیں سمجھا دیا کہ دعا کس طرح کرنی ہے، ولی بننے کے لئے کوشش کس طرح کرنی ہے۔ کس حالت میں تم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے ہو اور جب خدا تعالیٰ تمہاری دعائیں سنتا ہے اور تمہیں اپنے قرب سے نوازتا ہے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’اپنی روحانی حالت بڑھانے کے لئے، خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے خود بھی نمازوں کی طرف توجہ دو اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کی تلقین کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے...... اصلی رزق تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ مومن جب نماز کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کو خدا تعالیٰ جہاں مادی رزق دیتا ہے، وہاں روحانی رزق میں بھی ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے بڑھتا ہے۔ اس میں قناعت پیدا ہوتی ہے، اس کی نظر دوسروں کی دولت پر پڑنے کی بجائے ہر آن خدا تعالیٰ پر پڑتی ہے۔ اور جب یہ صورت ہوگی تو تقویٰ میں ترقی ہوگی اور متقی کا اللہ تعالیٰ خود ہر معاملہ میں کفیل ہو جاتا ہے۔ اسے ایسی ایسی جگہوں سے دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ یہ بھی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ متقی ہر وقت اللہ کی پناہ میں ہوتے ہیں۔ دوسروں کی دولت اور طاقت کی انہیں رتی بھر پرواہ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اپنے سے خاص تعلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے آنحضرت ﷺ نے ایک دعا بھی سکھائی ہے۔ حدیث میں آتی ہے یہ روایت۔ حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے کہ میں ان کو وتر میں پڑھا کروں۔ وہ کلمات یہ ہیں کہ (۔)

3۔ اے اللہ! مجھے اب لوگوں میں شامل کر کے ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے ان لوگوں میں شامل کر کے عافیت دے جنہیں تو نے عافیت دی ہے اور ان لوگوں میں شامل کر کے میرا متکفل بن جا جن کی تو نے خود کفالت کی ہے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت رکھ دے اور جو تو نے مقدر کر رکھا ہے اس کے شر سے مجھے بچا یقیناً تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا تو دوست بن جائے وہ کبھی ذلیل و رسوا نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو بڑی برکتوں والا اور بڑی شان والا ہے۔‘‘

(جامع ترمذی کتاب الصلوۃ باب القنوت فی الوتر)

❁❁❁❁

رپورٹ: مکرم سعید احمد صاحب مربی سلسلہ کونگو برازویل

کونگو برازویل کا تیسرا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کانگو برازویل کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ مورخہ 24 رمئی 2009ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ عام طور پر یہ جلسہ جولائی اگست میں منعقد ہوتا ہے لیکن اس دفعہ ملکی الیکشن کی وجہ سے یہ جلسہ مئی میں کرنا پڑا۔ یہ جلسہ انکائی کے مقام پر منعقد ہوا کیونکہ اس علاقہ اور گردونواح میں ہماری کافی جماعتیں ہیں۔ یہ جلسہ ایک سکول کی گراؤنڈ میں منعقد کیا گیا۔ انکائی میں ہم گزشتہ سال سے مسلسل ریڈیو پروگرام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے انکائی اور اس کے گردونواح میں جماعت احمدیہ بہت مقبول ہے اور اکثریت یہ پروگرام سنتی ہے۔ اس جلسہ کے دعوت نامے مختلف گرجوں اور حکومت کے دفاتر میں بھجوائے۔ جلسہ سے دو دن پہلے ہی احباب انکائی پہنچنا شروع ہو گئے۔

صبح کے وقت نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن و حدیث دیا گیا۔ رات کی بارش کی وجہ سے ٹینٹ اور سٹیج دوبارہ ٹھیک کرنا پڑا۔ ساڑھے دس بجے صبح جلسہ کا آغاز ہوا۔ صدارت مکرم داؤد Olongue صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ برازویل نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم حمید Diyo صاحب نے ’’دین حق میں مردوں کے حقوق‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسری تقریر جندل لسٹ نے کی جو ریڈیو برازویل پر بھی پروگرام دیتے ہیں اور ابھی تک احمدی نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ایک ایسے واقعہ کا ذکر کیا جو ان کے ازدیاد ایمان کا باعث بنا اور دعا کے ذریعہ ان کا ایک بہت مشکل مسئلہ حل ہو گیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کا شکریہ بھی ادا کیا کہ ان کے ریڈیو پروگرام میں سارے مذاہب کے لوگ آتے ہیں لیکن کبھی کوئی ...... نہیں آیا تھا اور جماعت احمدیہ کے مربیان کے آنے پر یہ کمی بھی پوری ہوئی اور دین حق کی نمائندگی کرنے پر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ احمدی مربیان نے دین حق کی نمائندگی میں بہت سے ایسے اعتراضات جو دین حق پر کئے جاتے ہیں ان کا ازالہ کیا اور بتایا کہ دین حق ایک امن پسند مذہب ہے جس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے بعد ’’دین حق امن کا مذہب ہے‘‘ کے موضوع پر خاکسار نے تقریر کی۔ جس کے بعد برکات خلافت کے موضوع پر مکرم عبدالصالح مدیس صاحب نے لوکل زبان میں تقریر کی۔

آخر پر مکرم صدر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ میں کل حاضری 512 رہی جس میں 13 جماعتوں سے احمدی احباب شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ 150 کے قریب غیر از جماعت احباب نے شرکت کی جن میں عیسائی بھی تھے۔ اس موقع پر کتب کی نمائش بھی کی گئی اور مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے اس جلسہ میں شرکت کی حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اس جلسہ کی برکتوں سے حصہ پائیں۔

کونگو برازویل میں پہلی بیت الذکر کی تعمیر

مورخہ 17 رمئی 2009ء کو کانگو برازویل میں تعمیر کی گئی پہلی (بیت) کا افتتاح ہوا۔ یہ بیت الذکر دارالحکومت سے 70 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس (بیت) کا اکثر کام وقار عمل کے ذریعہ کیا گیا۔ افتتاح کے موقعہ پر 210 افراد نے شرکت کی جن میں بعض عیسائی بھی شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم صدر جماعت احمدیہ برازویل نے اپنی تقریر میں اس بیت الذکر کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔ ایک پادری صاحب نے بھی اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور اس کو اپنے ملک میں خوش آمدید کہا اور بیت الذکر کی تعمیر پر شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح دوسرے دیہات سے آئے ہوئے نمبرداروں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں خاکسار نے بیوت الذکر کی تعمیر کے بعد بیوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی تلقین کی اور بیوت کو آباد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 نومبر 2009ء)

لغت میں دجال کے معنے

1۔ کذّاب یعنی سخت جھوٹا۔ 2۔ مالدار اور خزانوں والا 3۔ بڑا گروہ جو زمین کو اپنی کثرت سے ڈھانپ لے۔ 4۔ ایسا گروہ جو اموال تجارت اٹھائے پھرے۔ 5۔ زمین میں کثرت سے سیاحت کرنے والا۔ 6۔ ملمع کرنے والا دھوکہ باز 7۔ جس سے خیر و برکت چھینی جائے۔ 8۔ طالب دنیا اور طالب ریاست 9۔ پانی سے عجیب کام لینے والا۔

(تاج العروس۔ اقرب الموارد۔ لسان العرب۔ عمدۃ القاری۔ فتح الباری۔ زرقانی۔ لوامع التنزیل۔ حاشیہ مشکوٰۃ۔ اربعین فی اصول الدین از غزالی)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ❁ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ❁ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) ❁ قیمت 5 روپے

نماز باجماعت کی اہمیت، برکات اور فوائد

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

مومن کی روحانی زندگی کا انحصار قیام صلوٰۃ پر ہے جو مومن کا معراج بھی ہے اور حقیقی مومن کی پہچان بھی یہی ہے کہ وہ نماز پر مداومت اختیار کرتے اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور کوئی مجبوری کوئی شغل کوئی کام ،کوئی مصروفیت انہیں نماز سے غافل نہیں کرتی اور نماز میں کسل اور سستی تقویٰ نہیں بلکہ منافقت کی علامت ہے ۔ اس لئے قرآن کریم نے نمازوں سے غافل رہنے والوں اور دکھاوا کرنے والوں کے لئے ہلاکت کی وعید کا اعلان کیا ہے ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نماز کی اہمیت اور حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

’’نماز ہر ایک (۔) پر فرض ہے ۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یارسول اللہ ! ہمیں نماز معاف فرمادی جاوے ۔ کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا ؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں ۔ نماز کیا ہے ؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا ۔کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلّت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا ۔ اس سے اپنی حاجات مانگنا ،یہی نماز ہے ۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے ۔اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا ،پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے ۔انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے ۔اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں ۔خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف ،اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے ۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا ؟ وہی کھانا پینا اور حیوان کی طرح سو رہنا ۔ یہ تو دین ہرگز نہیں ۔ یہ سیرت کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے ‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 ص 189,188)

سو نماز ایک متقی کی پہچان ہے نماز خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے ۔نماز خدا تعالیٰ کا حق ہے جسے بھرپور انداز اور اچھے طریقے سے ادا کرنا چاہئے ۔ کیونکہ اس سے انسان گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اسی سے اس کے ہم و غم دور ہوتے اور مشکلات سے نجات ملتی ہے نماز سے اطمینان اور سکینت قلب حاصل ہوتا ہے ۔ نماز جامع حسنات اور دافع سیئات ہے جو انسان کو معراج کے مراتب تک پہنچاتی ہے ۔نماز ایمان کی جڑھ اور خدا تعالیٰ کے نور کی تحصیل اور حفاظت کا ذریعہ ہے اسی لئے رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ قُرّۃ عَیۡنِی فِي الصَّلوٰۃ ۔کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود سے فرماتے ہیں ۔

’’نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی ۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں ۔نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے ۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں ۔اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اسی پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے ‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 ص 96)

فرمایا ۔’’نماز انسان کا تعویذ ہے ،پانچ وقت دعا کا موقعہ ملتا ہے ۔کوئی دعا تو سنی جائیگی ۔ اسی لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہیے اور مجھے یہی بہت عزیز ہے ‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 ص 396)

قرآن مجید نے اپنے ماننے والوں کو جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے باجماعت نماز کا دیا ہے ۔تا مومنوں میں سلسلہ مودّت و محبت ہو ، باہم یگانگت ہو ، ایک دوسرے سے تعارف ہو ، ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت ہو ،اس لئے ہر جگہ باجماعت نماز کیلئے ارشاد فرمایا ۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں ۔

’’قرآن کریم نے یؤدون الصلوۃ کہیں نہیں فرمایا یصلون نہیں کہا ۔ بلکہ جب بھی نماز کا حکم دیا ہے یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے کہ اقامت کے معنے باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں اور پھر اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے ۔ گویا صرف نماز کا ادا کرنا کافی نہیں بلکہ نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے اور اس طرح ادا کرنا ضروری ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص نہ رہے (دین حق) میں نماز پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ قائم کرنے کا حکم ہے ۔اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ نماز پڑھنے پر خوش نہ ہو ۔ بلکہ نماز قائم کرنے پر خوش ہو ۔ پھر خود ہی نماز قائم کر لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو اس پر قائم کرنا چاہیے ۔اپنے بیوی بچوں کو بھی اقامت نماز کا عادی بنانا چاہئے ۔ بعض لوگ خود تو نماز کے پابند ہوتے ہیں مگر بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے ۔ حالانکہ اگر دل میں اخلاص ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے .... اقامتِ نماز ضروری ہے ۔ اور اس میں خود نماز پڑھنا ، دوسروں کو پڑھوانا ، اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا ، باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے اس کی طرف ہمارے دوستوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے ۔ مجھے افسوس ہے کہ کئی لوگ ...... خود تو نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی اولاد نہیں پڑھتی اولاد کو نماز کا پابند بنانا بھی اشد ضروری ہے اور نہ پڑھنے پر ان کو سزا دینی چاہئے ۔ ایسی صورت میں بچوں کا خرچ بند کرنے کا تو حق نہیں ۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں خرچ تو دیتا رہوں گا مگر تم میرے سامنے نہ آؤ جب تک نماز کے پابند نہ ہو ۔ ہاں اگر کوئی بچہ کہہ دے کہ میں ’’احمدی ‘‘ نہیں ہوں تو پھر البتہ حق نہیں کہ اس پر زور دیا جائے ۔ لیکن اگر وہ احمدی اور ...... ہے تو پھر اسے سزا دینی چاہئے اور کہہ دینا چاہئے کہ آج سے تم ہمارے گھر میں نہیں رہ سکتے جب تک کہ نماز کے پابند نہ ہو جاؤ ‘‘۔

(انوار العلوم جلد 16 ص 298، 299)

جب ہم احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں وہاں بھی ہمیں اپنے محبوب آقا حضرت محمد ﷺ کے یہی ارشادات ملتے ہیں کہ فرض نمازیں باجماعت ادا کی جائیں کہ یہی طریقہ رسول ﷺ کی ساری زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے اور صحابہؓ کا بھی یہی نمونہ تھا کہ باجماعت ہی ادا کرتے تھے ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ جماعت کے ساتھ نماز ، اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے ۔

(مسلم ، کتاب المساجد ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

نماز کے لئے نہ آنے والوں کیلئے انذار کرتے ہوئے فرمایا ۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو ایک نماز میں موجود نہ پایا تو فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اُس نماز سے پیچھے رہ گئے اور ان کے بارہ میں حکم دوں کہ لکڑیوں کے ڈھیر سے ان کے سمیت ان کے گھروں کو جلادیں ‘‘۔ (مسلم)

منافق پر بوجھل نماز

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔منافقوں پر سب سے زیادہ بوجھل نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے ۔ اگر ان کو علم ہو کہ ان دونوں میں کتنا اجر ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں آتے اگرچہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑتا ‘‘۔ (مسلم)

باجماعت نماز کیلئے آنے کی تاکید

ایک دفعہ ایک نابینا شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ۔ یارسول اللہ ﷺ ! میرے پاس کوئی لے جانے والا نہیں ہے ۔ جو مجھے مسجد لے جائے اور اس نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کیلئے رخصت طلب کی ۔ آپؐ نے اُسے اجازت دے دی ۔ جب وہ واپس جانے کیلئے مڑا تو آپؐ نے اُسے بلایا اور فرمایا کہ کیا تمہیں ’’اذان‘‘ سنائی دیتی ہے ۔ اس نے عرض کیا ۔ جی ہاں ! اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ پھر اس کی تعمیل کرو ۔ یعنی خانہ خدا میں آکر نماز ادا کرو ۔

(مسلم ۔ کتاب المساجد ۔ باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء)

منافق کی پہچان

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے تھے کہ ہم میں سوائے منافق کے جس کا نفاق بڑا ظاہر ہوتا تھا کوئی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا ۔ یا پھر بیمار شخص نماز کیلئے نہ آتا تھا ۔ بلکہ وہ بھی دو آدمیوں کے درمیان سہارے سے چل کر آتا ہے اور نماز میں شامل ہوتا ۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جو ہدایت کے طریقے سکھائے انہیں سے ایک ’’خانہ خدا میں نماز پڑھنا بھی ہے ‘‘۔

(مسلم ۔ کتاب المساجد ۔ باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدیٰ)

نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ آدمی کی نماز اس کے گھر اور اس کے بازار میں نماز کی نسبت بیس سے کچھ درجہ زیادہ ہوتی ہے ۔ یہ اس طرح کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرتا ہے کہ اچھی طرح وضو کرتا ہے ۔ پھر ’’خانہ خدا ‘‘ میں آتا ہے ۔ اور نماز کے سوا کوئی چیز اُسے اس پر آمادہ نہیں کرتی اور اس کا نماز کے علاوہ کوئی اور ارادہ نہیں ہوتا تو جو قدم بھی وہ اٹھاتا ہے اس کے

ساتھ اس کا ایک درجہ اونچا کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے ایک برائی دور کردی جاتی ہے۔ یہانتک کہ وہ ''خانہ خدا'' میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور وہ اس وقت تک نماز میں ہی ہوتا ہے۔ جب تک نماز اُسے روکے رکھتی ہے اور فرشتے تم میں سے ہر اُس شخص کیلئے دعائیں کرتے ہیں جو اپنی جگہ پر رہتا ہے جہاں اُس نے نماز پڑھی۔ اور وہ فرشتے کہتے ہیں۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما اے اللہ! اسے بخش دے اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تک آدمی اپنے نماز پڑھنے کی جگہ پر بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں۔ اے اللہ! اسے بخش دے! اے اللہ! اس پر رحم فرما''۔

(مسلم کتاب المساجد۔ باب فضل صلاۃ الجماعت)

نماز کا سب سے بڑا اجر

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لوگوں میں سے نماز کا سب سے زیادہ اجر پانے والا ان میں سب سے زیادہ دور سے چل کر آنے والا ہے۔ پھر اس کے بعد سب سے زیادہ دور اور وہ جو نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ اجر کے لحاظ سے اس سے زیادہ ہے جو (اکیلا ہی) نماز پڑھ کر سوجائے۔

اسی لئے جب ایک قبیلہ نے خانہ خدا کے قریب گھر بنانے چاہے کہ اس کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم خانہ خدا کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یارسول اللہ! ہم نے ایسا ہی ارادہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو تمہارے (قدموں کے) نشان لکھے جائیں گے۔

چنانچہ صحابہؓ کا نمونہ اس اعلیٰ تعلیم کے مطابق یہ تھا حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تھا اور میں نہیں جانتا کہ کوئی اور آدمی اس سے زیادہ خانہ خدا سے دور رہتا تھا۔ اس کی کوئی نماز جماعت سے فوت نہ ہوئی تھی وہ کہتے ہیں اس سے کہا گیا یا میں نے ہی اُسے کہا کہ تم کوئی گدھا کیوں نہیں خرید لیتے۔ جس پر تم اندھیرے میں اور گرمی میں سوار ہو۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے یہ بات خوش نہیں کرے گی کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا خانہ خدا چل کر آنا اور واپس جانا جب میں اپنے گھر والوں کی طرف واپس جاؤں لکھا جائے۔

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس شخص کی بات بتائی۔ آپؐ نے اسے بلایا تو اس نے وہی بات کہی اور کہا وہ اپنے ایک ایک نشان قدم پر اجر کا امیدوار ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔
''تیرے لئے وہی ہے جو تونے نیت کی''۔

(مسلم کتاب المساجد)

ہر قدم خطاؤں کو مٹاتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور اللہ کے گھروں میں کسی گھر کو چل کر جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرے تو اس کے قدموں میں سے ایک قدم برائی دور کرے گا اور دوسرا قدم درجہ بڑھائے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بتاؤ تو سہی کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ کیا اس کی میل میں سے کچھ رہ جائے گا؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں، اس کی کوئی میل باقی نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازوں کی مثال ہے جن کے ذریعہ اللہ خطاؤں کو مٹادیتا ہے۔

(مسلم۔ کتاب المساجد)

نوجوانوں کو تلقین

حضرت مالک بن حویرثؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم قریباً ہم عمر نوجوان تھے۔ ہم آپ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ بڑے رحیم ونرم دل تھے۔ آپؐ کو خیال ہوا کہ ہم اپنے گھروں سے ملنے کیلئے مشتاق ہیں کہ آپؐ نے ہم سے ہمارے اہل خانہ کے بارہ میں پوچھا۔ ہم نے بتایا تو آپؐ نے فرمایا۔ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ اور ان میں رہو اور انہیں تعلیم دو۔ اور انہیں احکام بتاؤ۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک نماز کے لئے پکارے۔ پھر تم میں سے جو بڑا ہو اسے چاہئے کہ وہ امامت کروائے''۔

(مسلم۔ کتاب المساجد)

نماز باجماعت سے محرومی ہلاکت ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود...... نماز باجماعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''قرآن کریم میں نماز کا جہاں بھی حکم ہے باجماعت نماز کا حکم ہے ایک جگہ بھی صرف نماز پڑھنے کا نہیں...... رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ عشاء اور فجر کی نماز کیلئے ''خانہ خدا'' میں نہیں آتے میں چاہتا ہوں کہ اپنی جگہ کسی کو امام مقرر کروں اور ایسے لوگوں کے مکانوں کو مکینوں سمیت نذر آتش کردوں۔ یہی دو وقت زیادہ سردی اور نیند کے ہوتے ہیں اس لئے جب ان نمازوں میں نہ آنیوالوں کے متعلق رسول کریم ﷺ ایسا رحیم و کریم اور محبت کرنے والا شخص اس قدر ناراضگی کا اظہار فرماتا ہے تو ظاہر ہے کہ باقی نمازوں میں نہ آنیوالے کس قدر مجرم ہیں۔ نماز باجماعت سے محرومی ہلاکت ہے''۔

(انوار العلوم جلد 16 ص 492-493)

نیز فرماتے ہیں۔ ''سچی اور پکی بات یہ ہے کہ جو شخص ''خانہ خدا'' میں جاسکتا ہے مگر نہیں جاتا اور گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی...... سوائے اس کے کہ مجبور ہوں ''خانہ خدا'' نہ جاسکتے ہوں...... مگر ایسے لوگ ہیں جو بغیر کسی مجبوری کے سستی اور کاہلی سے ''خانہ خدا'' میں باجماعت نماز پڑھنے کیلئے نہیں آتے ان کی نہ نمازیں ہوتی ہیں اور نہ انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے بتاؤ اس شخص کی نسبت تم کیا کہو گے؟ جس کے مکان کی ایک دیوار گری ہوئی ہو اور وہ کہے کہ رات کو کوئی میرا اسباب لے جاتا ہے کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کیونکر لے جاتا ہے؟ اسی طرح اس شخص کی حالت ہے جو نماز تو باجماعت نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ مجھے تقویٰ و طہارت حاصل نہیں ہوتی۔ مجھ پر حقائق اور معارف نہیں کھلتے۔ تم لوگ اپنے وقت کا حرج کرکے اور ایک حد تک نقصان بھی برداشت کرکے باجماعت نمازیں پڑھو''۔ (انوار العلوم جلد 5 ص 443، 444)

نماز باجماعت سے انوار ملتے ہیں

نماز باجماعت کے فوائد و برکات بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کرسکیں۔ وہ تمیز جس سے خودی اور خودغرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کیلئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی ''بیت'' میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی ''بیت'' میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے ''مومن'' سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وحدت ہی ہے''۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''نماز کے بارہ میں ...... اللہ کا حکم ہے کہ باجماعت ادا کرنی ضروری ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے...... (الانعام: 73) اور یہ کہہ دے کہ نماز قائم کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو، وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کیلئے ضروری ہے کہ نماز قائم کرو۔ اور نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کرو۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی ...... کو آباد کریں اور پانچ وقت نماز کیلئے ...... میں آئیں۔ اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی ...... میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں اور ہماری ...... اتنی زیادہ نمازیوں سے بھری ہونی شروع ہوجائیں کہ چھوٹی پڑ جائیں۔ خدا کرے کہ ہم اس کے عابد بندے بن سکیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں''۔

(خطبات مسرور جلد 2 ص 229)

بقیہ صفحہ 6 تجارتی ترقی کے مخفی راز

ہمارے لئے بہترین مشعل راہ ہے۔ وہ تنظیم ہے۔ ہمارا جو قدم بھی اٹھے وہ اپنے اندر تنظیم کا اعلیٰ نمونہ رکھتا ہو اور ہم میں سے ہر ایک فرد ایک لڑی میں پرویا ہوا نظر آئے اور اسی لڑی سے جدا ہونے کے بعد اپنی حیثیت ایک صفر کے برابر سمجھے اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لے کہ میری تمام تر ترقیات کا انحصار اس لڑی میں پروئے جانے میں ہے۔ بعینہ اسی طرح جیسے وہ خوبصورت موتی جو ایک سلک میں منسلک ہوکر اپنی آب و تاب اور تمام تر محاسن عیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان کو جدا کردیا جائے تو ان کی حیثیت کچھ بھی نہیں رہتی۔ پس ہمارے بڑے بڑے تاجروں کو چاہیے کہ وہ اپنی موجودہ ذہنیت کو بدل دیں اور اپنے ذاتی مفاد کو ایک حد تک قربان کرکے اپنی قوم کے چھوٹے چھوٹے تاجروں کو بڑھائیں اور ترقی کے زینہ پر گامزن کریں۔ کیونکہ تجارت کی مثال بھی لڑی جیسی ہے۔ جس کی خوبصورتی اس میں پروئے جانے اور اس کی تنظیم میں ہے۔

تیسرا امر جس کا اس ضمن میں ذکر کرنا اشد ضروری ہے وہ تعاون ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہمارے بڑے بڑے تاجر جن کو خدا نے عقل اور تجربہ سے حصہ وافر عطا کیا ہے۔ اب وقت ہے کہ وہ حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک آواز کے ساتھ آگے بڑھیں۔ کیونکہ ایسے شاندار موقعے کبھی کبھی آتے ہیں اور باہم محبت و سلوک کے ساتھ چھوٹے چھوٹے تاجروں سے مل کر ان کی مشکلات کا حل سوچیں اور ان کو ترقیات کے راز ہائے پنہاں سے آگاہ کریں اور موجودہ ترقیات کی تیز دوڑ میں ان کا بازو پکڑ کر ان کو آگے بڑھائیں۔ ان کی تجارتوں کو وسیع کرنے کی تدابیر سوچیں۔ ان کو ادنیٰ حیثیت سے اعلیٰ مقام پر پہنچانے کی کوشش کریں۔ تا خدا کرے کہ وہ مبارک وقت جلد آئے جبکہ ان میں بیداری کے جذبات پیدا ہوں۔ وہ اپنی معمولی اور حقیر طرز رہائش پر قانع نہ رہیں۔ بلکہ ان کے ذہنوں میں یہ بات مرکوز ہوجائے کہ ترقی ہر شخص کا فطری حق ہے اور خدا نے ہمارے ذہنوں میں یہ وسعت دی ہے کہ ہم قومی مشوروں کے ساتھ عمدہ پوزیشن حاصل کرنے کے اہل ثابت ہوں۔

پس اے میرے تاجر بھائیو۔ ہمارا فرض اولین ہے۔ کہ ہم انفرادیت کو کچل کر رکھ دیں اور اپنی احمدی جماعت کا ایک متفقہ تجارتی محاذ قائم کریں۔ جس میں ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ حیثیت کے تاجر جمع ہوں اور باہمی تعاون اور تنظیم کے ساتھ ایک دوسرے کی تجارت کو فروغ دینے کی تجاویز سوچیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو اور ہم وہ مبارک دن اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ احمدی جو دنیا میں تجارتی لحاظ سے ادنیٰ ترین حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک ممتاز پوزیشن کے مالک ہوجائیں۔

(الفضل مورخہ 7 اگست 1945ء)

مرسلہ: نظارت صنعت و تجارت

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

والدہ مرحومہ تاج نسرین صاحبہ کی یاد میں

ہماری والدہ مرحومہ تاج نسرین صاحبہ چندروز کی تشویش ناک علالت کے بعدآخر 25نومبر 2009ءکو بعمر 78 سال اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ہم اللہ کے ہیں اوراسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

میرے لئے ان کا ذکر خیر ایک قرض واجب کے طور پر لازم ہے کہ بہن بھائیوں میں سب سے بڑا ہونے کے باعث سب سے زیادہ والدہ کی شفقتوں کا موردرہا۔

قرآن شریف میں والدین سے احسان کا سلُوک کرنے کا جوحکم ہے اس کا بھی ہرگز یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہئے کہ ان کی خدمت بطوراحسان سمجھ کرکی جائے بلکہ تحریک وتحریض کے رنگ میں اولاد کے لئے یہ پیغام ہے کہ والدین کے اوائل عمری کے احسانوں کے جواب میں تم بھی کم ازکم احسان کا سلُوک کرو۔ورنہ والدین کے احسان کوئی نہیں چُکا سکتا۔کیونکہ اولاد کی خاطر والدین خصوصاًوالدہ کی ایام حمل کی تکالیف اور رضاعت وپرورش کی خدمات کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ''اسی لئے ہم نے انسانوں کوتاکیدی حکم دیا کہ وہ میرا (یعنی اللہ کا) اوروالدین کا شکرگزارہواور ان دونوں کے ساتھ دُنیامیں دستُور کے مطابق رفاقت جاری رکھے۔تاہم شرک میں ان کی پیروی منع ہے۔

(لقمان 15۔16)

والدین کے احسانات کے تعلق میں ہی دوسری جگہ فرمایا''اوراگران دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمرکو پہنچے یاوہ دونوں ہی تو انہیں اُف تک نہ کہہ اورانہیں ڈانٹ نہیں اورنرمی اورعزت کے ساتھ مخاطب کراوران دونوں کے لئے رحم سے عجز کاپر جُھکا دے اور یہ دُعا کر کہ اے میرے رب!ان دونوں پر رحم کرجس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔ (بنی اسرائیل 24۔25)

رسول کریم ﷺ نے بھی بیان فرمایا کہ انسان والدہ کے احسانات کا بدلہ کبھی نہیں اُتارسکتا۔ایک دفعہ ایک شخص اپنی والدہ کوکندھوں پر اُٹھائے بیت اللہ کا طواف کروارہا تھا۔رسول کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کیا اس شخص نے اپنی والدہ کا حق ادا کردیا؟ آپ ﷺ نے فرمایانہیں ابھی توماں کی دردزہ کی ایک چیخ کے برابربھی حق ادانہیں ہوا۔

(الجرالذخار۔مسند بزارجلد 10 صفحہ 89 حدیث 4380)

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:۔

''والدین کے سایہ میں جبکہ ہوتا ہے۔تواس کے تمام ہم وغم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امورمیں پڑتا ہےتب انسان کووالدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کومقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچے کے واسطہ بہت دکھ اٹھاتی ہےکیسی ہی متعدی بیماری بچے کو ہو۔چیچک ہو۔ہیضہ ہو۔طاعون ہو۔ماں اس کوچھوڑنہیں سکتی۔ ہماری لڑکی کوایک دفعہ ہیضہ ہوگیا تھا۔ہمارے گھرسے اس کی تمام قے وغیرہ اپنے ہاتھ پرلیتی تھی۔ماں بہت تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے۔یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کرسکتی''۔

(الحکم 29فروری 1908ءصفحہ 4)

حضرت مسیح موعودنے ایک شعرمیں بھی والدہ کی محبت کونہایت اعلیٰ نسبت دی ہے نبی کریم ﷺ کی رحمت وشفقت کے بیان میں فرمایا:۔

آں ترحّمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

کہ وہ رحمتیں اورشفقتیں جومخلوق نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے دیکھیں کسی نے ماں سے بھی نہ دیکھی ہوں گی۔

گویااللہ اوراس کے رسول ﷺ کی ذات کے بعدبے لوث محبت وشفقت کاکوئی علمبردارہے،تو دُنیا میں ماں کےسواکوئی نظرنہیں آتاجس کی مثال دی جاسکے۔

اپنی والدہ کی اسی لطیف محبت کے نمونے پون صدی سے زائدتک مشاہدہ کرنے کے بعدبھی ان کا تذکرہ نہ کرنا ناشکرگزاری کےزمرہ میں نہ آجائے۔

ہماری والدہ حافظ عبدالکریم صاحب آف خوشاب کی بیٹی تھیں(موصوف کے ماموں حافظ مولوی فضل دین خوشابی کا ذکرحضرت مسیح موعودنے انجام آتھم صفحہ 328پر313رفقاء کی فہرست میں نمبر 262 پرفرمایا ہے۔بطورموصی ان کا کتبہ چاردیواری بہشتی مقبرہ قادیان میں ہے)ہمارے نانا مرحوم محلّہ آہیرانوالہ کی غیراز جماعت مسجد کے امام الصلوٰۃ تھے،جن کواپنے مقتدیوں کے ایک گروہ کے ساتھ قبول احمدیت کی سعادت ملی۔

سیدناحضرت مصلح موعودنے ان کا ذکرکرتے ہوئے اپنے خطبہ میں فرمایاتھا کہ خوشاب کی ایک بیت کاامام اپنے مقتدیوں سمیت جماعت میں شامل ہوگیا ہے ہماری والدہ نے اپنے والدسے جوحافظ قرآن اور سکول ٹیچربھی تھےلکھناپڑھنا سیکھا اورقرآن ناظرہ و باترجمہ پڑھا۔چھٹی جماعت تک باقاعدہ سکول پڑھنے کے بعدپھراس زمانہ کے رواج کے مطابق امورخانہ داری میں مصروف ہوگئیں۔

احمدیت کی نعمت انہوں نے اپنے مخلص احمدی والدین سے پائی،تقسیم ملک سے پہلے بچپن میں اُن کے ساتھ جلسہ ہائے سالانہ قادیان پرجانے کی توفیق پاتی رہیں،ان سفروں کے حالات اورجلسہ قادیان کی یادیں کبھی کبھی بچپن میں ہمیں بھی سُنایا کرتی تھیں جن میں منارۃ المسیح ، بیت المبارک، دارالمسیح اورحضرت صاحب کے اہل خاندان سے ملاقاتوں کا ذکرہوتا تھا۔

ایک دینی گھرانہ سےتعلق اورمرکزوخلافت سے رابطہ کے نتیجہ میں آغاز سے ہی گھرمیں دینی ماحول غالب تھا۔چنانچہ ہم نے اپنے ننھیال میں جن دوباتوں میں نمایاں پختگی اور باقاعدگی دیکھی وہ نمازوں اور چندوں کی ادائیگی کا خاص اہتمام ہے۔اسی رنگ میں ہماری والدہ بھی رنگین تھیں اوروہ ہماری تربیت بھی اسی انداز میں فرماتی رہیں۔

ہمیں بھی رات سونے سے پہلے نمازسادہ اور پھرباترجمہ کاسبق یادکروایا جاتا تھا۔اپنی صحبتوں میں خلافت سے محبت کاسبق بھی ملا،ہمارا باشعوربچپن 1958ءتا1965ءسیدناحضرت مصلح موعودکی بیماری کا دورتھا۔ان دنوں ساری جماعت حضور کے لئے سراپا دُعاتھی۔والدہ نے ہمیں نماز کے ساتھ یہ فقرہ بھی یاد کروادیا تھاکہ اے اللہ ہمارے پیارے امام کوکامل صحت عطافرما۔اس زمانہ کے سجدوں میں اس دُعا کی ایسی عادت ہُوئی کہ حضور کی وفات کے بعدبھی ایک عرصہ تک یہ فقرہ زبان پرجاری ہوجاتا رہا۔

والدہ مرحومہ کی وفات پرہمارے ایک ددھیالی عزیزمکرم قاضی عبدالقادرصاحب نے بھی ایک نظم لکھی جس کے چنداشعارقابل ذکرہیں۔ ؎

احمدیت سے کیا ماں نے ہی ہم کو روشناس
اس کی ہر لوری میں تھا پیغامؔ رہنا حق شناس
استقامت احمدیت پر رہے ہر حال میں
یہ سبق تھا طفلگی میں اور ماہ و سال میں

والدہ کے ہمراہ بچپن کی عمرمیں خوشاب سے ربوہ کے جلسہ ہائے سالانہ میں آنابھی خُوب یادہے جب انہی کے ساتھ لجنہ کی کچی بیرکس میں ہماراقیام ہوتا تھا۔ساراسال جلسہ کی تیاری کاچرچارہتا تھاکہ عیدی و جیب خرچ وغیرہ جلسہ پرجانے کے لئے جمع کرکے رکھے جائیں۔اورپھردسمبرمیں توجلسہ کی تیاری کے تذکرے سے محفلیں گرم ہوتی تھیں۔گرم پارچات دیسی گھی کی پنیری اوراُبلے انڈے ہمراہ لے جانے کا انتظام زوروں پرہوتاتھا۔جلسہ کے موقع پرایک اہم کام خاندان مسیح موعود کے گھروں میں جاکرخواتین مبارکہ اورحضرت مصلح موعودکی بیگمات سے ملاقات ہوتا تھاجن سے ہمارے سرپرہاتھ پھرواکراوردعاکروا کے والدہ کوتسلی ہوجاتی تھی۔اماں جی دُعاگواورعبادت گزارتھیں۔علی الصبح اُٹھناان کاشیوہ تھا۔تہجدنماز کے بعددودھ بلوتے ہوئے حفظ شدہ قرآنی سورۃ یٰسؔ اور سورۃ واقعہ وغیرہ کی تلاوت کرتے ہم اکثرآپ کوسنا کرتے تھے۔

احمدی اور غیرازجماعت بچوں کوشروع سے قرآن ناظرہ وباترجمہ پڑھاتے پڑھاتے اکثرآیات یا ان کے کچھ حصے حفظ ہوچکے تھے۔خاکسارنے جب قرآن حفظ کیااورغالباً1967ءسےتراویح میں قرآن سناناشروع کیاتوباقاعدگی سےنمازتراویح میں بڑے شوق اوراہتمام سےشامل ہوتیں۔

عام دنوں میں تووہ بڑے لاڈلے بیٹے ہونے کی نسبت سے ہمارے لئے دودھ،مکھن اوردیگرخوراک کا خاص خیال رکھتی ہی تھیں رمضان میں تیاری تراویح کی محنت کی مناسبت سے یہ اہتمام اور بڑھ جاتا تھا۔ الغرض اس عاجزسےغیرمعمولی الفت ومحبت اوراحسان کاسلوک تھا۔

خاکسارجب میٹرک کے بعد1971ءمیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بعدربوہ آکرہاسٹل جامعہ میں رہائش پذیرہواتو پہلی دفعہ اس جُدائی میں وہ سخت اُداس رہنےلگیں ایک دفعہ توبچوں کوکھانا تقسیم کرتے ہوئے مجھے موجودنہ پاکرغش کھاکرگرگئیں بعدمیں گھر والوں کوبتایاکہ اس کی جدائی کےصدمہ کااثرتھا۔مگرکبھی مجھ پریہ ظاہرنہ ہونے دیااورنہ کبھی حرف شکایت زبان پرلائیں تاکہ میرے وقف اورتعلیمی ذمہ داریوں میں کوئی حرج نہ ہومجھے دعاؤں سےان کی مددپہنچتی رہتی تھی۔ بالآخروہ 1973ء میں میری سہولت کی خاطرمستقل طورپرربوہ آکرہی آبادہوگئیں اورہم ہاسٹل سےان کے ساتھ کرایہ کےمکان میں منتقل ہوگئے۔

والدہ کے ان گنت احسانات ایک ایک کرکے یادآرہے ہیں جن کا شماروبیان مشکل ہے۔اللہ جزا دے محترمہ ارشادعرشی ملک صاحبہ کوجنہوں نے اپنی قادرالکلامی سے ان کانقشہ کھینچ کررکھ دیاہےاوریوں لگتاہے جیسے میری والدہ مجھ سے ہی مخاطب ہوکرکہہ رہی ہوں۔

بھول نہ جانا،میری اُنگلی تھام کےتم نے پاؤں پاؤں چلناسیکھا
میری بانہوں کے حلقے میں آنا اور سنبھلنا سیکھا
میں نے برسوں محنت کرکےتم کوکیا کیاسکھلایاتھا
کھانا پینا ' چلنا پھرنا' ملنا جلنا ' لکھنا پڑھنا
اورآنکھوں میں آنکھیں ڈال کےاس دنیاکےآگے بڑھنا
بھول نہ جانا میں نے کتنی لمبی راتیں
تم کو اپنی گود میں لے کرٹہل ٹہل کر کاٹی ہیں
شاید کل تم جان سکو گے
اس ماں کو پہچان سکو گے
گرچہ جیون کی اس دوڑ میں، میں نے سب کچھ ہار دیا ہے
لیکن میرے دامن میں جو کچھ تھا تم پر وار دیا ہے
تم کو سچا پیار دیا ہے
بھول نہ جانا میرے بچے!
جب تک مجھ میں جان تھی باقی
خون رگوں میں دوڑ رہا تھا
دل سینے میں دھڑک رہا تھا
خیر تمہاری مانگی میں نے
میرا ہر اک سانس دُعا تھا

اوراس میں کیا شک ہے کہ واقعی ان کا ہرسانس ہمارے لئے دُعا تھا۔سفرپرجاتے ہوئے انہیں دُعا کے لئے عرض کرتا توجب تک لوٹ نہ آتاوہ مسلسل دُعا کرکے پوچھتی رہتیں بعض دفعہ ویسے دُعا کے لئے کہتاتو اُسی وقت ہاتھ اُٹھالیتیں اورفرمایا کرتیں میں ہروقت

آپ کے لئے دُعا کرتی ہوں۔

اماں جی! بے شک آپ آج ہم میں نہیں مگر نہ جانے آپ نے ہمارے لئے اپنے ربّ سے کیا کچھ مانگا ہوگا۔ یقیناً آپ کی وہ دعائیں ہمیں بعد میں پہنچتی رہیں گی۔ انشاءاللہ

والدہ مرحومہ سادہ طبع تھیں۔ بچپن کی یادوں میں ایک واقعہ یاد آتا ہے موسم گرما کی تعطیلات میں ہم خوشاب سے اپنے گاؤں مجوکہ گئے ہوئے تھے۔ جہاں رات کی محفل میں سیرت النبیؐ کہانی کے رنگ میں تایا جان مولوی عبدالرحمان صاحب مجوکہ سنایا کرتے تھے۔ ہمجولیوں کے تقریری مقابلے بھی ہوتے تھے۔ ایک دن ہم چھت کو سٹیج بنا کر تقریر کرنے لگے تھے اور نیچے دالان میں سب گھر والے تھے کہ گلے میں خراش کے باعث آواز رکنے لگی، والدہ بھی دیگر اہلخانہ میں سامعین میں شامل تھیں اپنے بیٹے کی تقریر میں اس طرح ہمہ تن گوش تھیں کہ آواز میری رُک رہی تھا اور بے چین ہوکر مصنوعی کھانسی وہ کھانس رہی تھیں جس میں غالبًا میرے لئے ہمدردانہ پیغام بھی تھا کہ ایسے میں کھنکار کر گلہ صاف کر لینا چاہئے۔ تقریروں کے بعد سب اہل خانہ دیر تک ان کی یہ بات یاد کر کے لطف اندوز ہوتے رہے۔

قناعت پسندی ان کا خاصا وصف تھا۔ گھر میں عیالداری تھی مگر ہمیشہ صبر وشکر اور توکّل سے گزارہ کیا۔ محنت کرنے اور ہاتھ سے کام کرنے کی عادت تھی گھر کے درجن بھر کے افراد کنبہ کے کھانے پینے اور کپڑے دھونے کے انتظام و آرام کے علاوہ گائے وغیرہ کا دودھ بلونے اور گھر کی صفائی سے لے کر اُپلے تھاپنے تک کے کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں عار محسوس نہ کرتی تھیں مہمانوں تک کے کپڑے خود دھوتیں۔ بسا اوقات حضرت مولوی محمد حسین رفیق حضرت مسیح موعود نے جو جماعت کی خاطر ہفتوں خوشاب قیام فرمایا تو مہمان نوازی کے ساتھ کپڑے خود دھو کے ان کی دعائیں لیتی تھیں۔ وفا، دینی غیرت، صلہ رحمی اور مہمان نوازی ان کے خاص اوصاف حمیدہ تھے۔

وفا اور توکل بھی خوب تھا۔ ہمارے والد صاحب ایک دور افتادہ گاؤں مجوکہ کے باشندے تھے جہاں ذرائع آمدورفت بھی مشکل تھے وہ سکول ٹیچر تھے اور والدہ خوشاب شہر کی باسی تھیں۔ شادی کے بعد ہمارے ماموں کی کوشش اور والد صاحب کی مرضی سے ان کا تبادلہ گاؤں سے شہر خوشاب کروایا گیا مگر جب والد صاحب کی بہنوں اور بھانجوں کو پتہ چلا تو وہ بہت روئے کہ وہ پیچھے گاؤں میں اکیلے رہ جائیں گے جس پر والد صاحب نے اپنا تبادلہ رکوانے کا فیصلہ کر لیا، طبعًا والدہ صاحبہ کو اور ننھیال میں اس سے پریشانی ہوتی تھی بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ تبادلہ منسوخ ہونے کی صورت میں والدہ کو گاؤں نہیں بھیجیں گے۔ لیکن امّاں جی نے اس وقت یہ جرأت مندانہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنے شوہر کا ساتھ دیں گی اور شہری سہولتیں چھوڑ کر گاؤں جا کر آباد ہونے کو تیار ہوگئیں۔ اس توکّل کی برکات کا ثمر انہوں نے بعد میں کھایا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد پھر خوشاب میں تبادلہ کے سامان ہوگئے۔

دینی غیرت کا یہ واقعہ قابل ذکر ہے۔ ایک دفعہ محلّہ کے بااثر خاندان میں کوئی وفات ہوگئی، ان کے گھر تعزیت کے لئے گئیں وہ بوجہ اُستاد گھرانہ عزت واحترام سے پیش آتے تھے۔ انہیں صاف بتلا دیا کہ ہم احمدی لوگ فاتحہ وغیرہ کے لئے ہاتھ نہیں اُٹھاتے اور اسے رسم سمجھتے ہیں کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت سے ثابت نہیں ہے اس لئے بُرا نہ مانیں۔ انہوں نے بھی اس کا بُرا نہیں مانا۔

صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک میں بھی آپ عمدہ نمونہ رکھتی تھیں۔ شہر میں ہوتے ہوئے گاؤں سے آنے والے رشتے داروں کی خدمت کا خوب خیال رکھتی تھیں۔ مہمان نوازی کا وصف والد صاحب بزرگوار کی تحریک وتلقین کے نتیجہ میں نمایاں ہوا۔

امور خانہ داری اور کھانے پکانے کی خوب ماہر تھیں اور سب رشتے دار ان کے پکوانوں کی تعریف کرتے تھے ان کے ہاں کا پلاؤ اور عیدوں پر دیسی گھی کا حلوہ بہت مشہور تھا۔ جامعہ جانے کے بعد دیسی گھی کی پنیری وغیرہ بطور توشہ ساتھ دیا کرتیں۔

رشتہ داروں کے علاوہ بیت الذکر کے قریب رہتے ہوئے آنے والے جماعتی مہمانوں کی خدمت میں بھی خوب ہاتھ بٹاتی تھیں اور اکثر مہمانان کی تواضع کی توفیق پا کر ان کی دعاؤں سے حصہ لیتی تھیں۔

والدہ مرحومہ کو خوشاب میں بطور صدر لجنہ بھی خدمات کی توفیق ملی۔ سینکڑوں بچوں کو ناظرہ یا ترجمہ قرآن پڑھایا۔ آپ کی اولاد در اولاد میں چھ حفاظ قرآن موجود ہیں اور پندرہ 15 بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں جبکہ دو بیٹے، ایک پوتا اور ایک داماد بطور واقف زندگی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ میری خوش نصیبی کہ وہ آخری سالوں میں میرے ساتھ قیام پذیر رہیں اور حسب توفیق ان کی خدمت کر کے دعاؤں سے وافر حصہ پایا۔ وہ مجھے دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی تھیں اور ہم انہیں دیکھ کر آنکھیں خوش کرتے تھے۔ 20 نومبر کو خاکسار جماعتی دورے پر ربوہ سے باہر تھا۔ اس شام وہ میری اہلیہ نصرت سے بار بار میرے متعلق پوچھتی رہیں کہ وہ کہاں ہے اور کب آئے گا انہوں نے بتایا شام کو۔ پھر تین بجے وہ انہیں دلیہ کھلا رہی تھیں ان کے بار بار پوچھنے پر نصرت نے انہیں چھیڑا بھی کہ امّاں جی! آپ کو حافظ صاحب بہت اچھے لگتے ہیں؟ تو مسکرا کر کہنے لگیں ہاں۔ اس نے کہا آپ بچپن میں انہیں مارتی پیٹتی یا ڈانٹتی تو نہیں تھیں؟ اس پر انہوں نے نفی میں اپنی انگلی سے زوردار اشارہ کرتے ہُوئے کہا کہ نہیں بالکل نہیں۔ ان کا یہ تاثر میرے بارے میں آخری اظہار بن گیا۔ الحمدللہ کہ مجھ سے راضی اور خوش رخصت ہوئیں کہ والدین کی رضا مندی میں خدا کی رضا ہوتی ہے۔ اللہ بھی ان سے ہم سے راضی ہو اور انہیں راضیۃً مرضیۃً کی ندا سے اپنے قرب اور رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ آمین

والدہ کی خدمات اور صفات کا تذکرہ ان کے بہنوئی اور ہمارے خالو ڈاکٹر صادق صاحب جنجوعہ شاہدرہ نے خوب منظوم کیا ہے کہ ؎

بچوں کو قرآن سکھانا مشغلہ تھا دل پسند
حق نے دی تھی بے نیازی از دنیوی احتیاج
اولاد در اولاد ان کی نسل میں حفاظ ہیں
پہنیں گی وہ اس لئے فردوس میں سونے کا تاج
شکر اور صبر و قناعت تھیں اضافی خوبیاں
رب تعالیٰ نے بھی رکھا تھا فقط اپنا محتاج
بے حساب جائیں گے جنت میں جو ستر ہزار
کردے اے میرے خدا اِن کا بھی اس میں اندراج
زمرۂ ابرار میں کر اے خدا شامل انہیں
توفیق دے صادقؔ کو اپنائے انہی کا ہی سماج

آخر میں قاضی عبدالقادر صاحب کی زبان سے ہم سب والدہ کے حق میں اس دعا میں احباب جماعت کو شامل کرنا مقصود ہے جو دراصل اس نوٹ کا مقصد اولین ہے۔

اس کی تربت پر خدا کی رحمتیں ہوں بے شمار
تاقیامت اس کی نسلیں متقی ہوں باوقار
جنت الفردوس میں ان کو کشادہ گھر ملے
اور خدا سے ہمکلامی کا شرف اکثر ملے
اس کے بچوں پر خدا کے فضل کا سایہ رہے
پورا کنبہ متقی لوگوں کا ہم پایہ رہے

مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب

تجارتی ترقی کے چند مخفی راز

قومی اور ملی ترقیات کا انحصار افراد کی اجتماعی مساعی کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے قومیں بڑھتی، پھلتی، پھولتی اور پروان چڑھتی ہیں اور ان عظیم الشان فوائد سے مالا مال ہوتی ہیں۔ جس کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے۔ تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ وہ قوم جس نے انفرادی ترقیات کو مقدم رکھا اور انفرادی طور پر اپنی تجارتوں کو فروغ دینا اپنا نصب العین قرار دیا۔ وہ ہمیشہ قعرِ مذلت میں گری۔ لیکن وہ قومیں جن کا مقصد وحید قومی ترقیات رہا اور من حیث القوم اجتماعی اقدام کو اپنا فرض اولین قرار دیا۔ ان کی تجارتیں بہترین طور پر ترقیات کے بلند زینہ پر پہنچ گئیں۔

کیا ہمارے سامنے انگریز قوم کی اس معمولی ایسٹ انڈیا کمپنی کی مثال موجود نہیں۔ جبکہ وہ ارض ہند میں ایک نہایت معمولی اور ادنیٰ حیثیت میں نمودار ہوئی۔ جبکہ اس کی موجود الوقت حالت کا کسی کو گمان بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ مستقبل قریب میں تمام ہندوستان پر چھا جائے گی اور اس وسیع رقبہ کو اپنے تجارتی داؤ پیچ سے مسخر کر دے گی۔ لیکن اہل ہند کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جبکہ وہی کمپنی رفتہ رفتہ ترقیات کے اس مینار پر پہنچ گئی جہاں آج انسان کی آنکھیں انگریزوں کو دیکھ کر خیرہ ہوتی ہیں اور ان کی عظیم الشان اور وسیع تجارتوں کو دیکھ کر ہر سمجھدار انسان حیرت استعجاب سے انگشت بدنداں ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آخر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو ادنیٰ ترین حالت سے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچا دیا۔ یہ صرف اتحاد ملی تھا اور اجتماعی کوششیں جو اپنی قوم کے ہر ادنیٰ سے ادنیٰ تاجر کو اعلیٰ تاجروں سے ملانے میں انہوں نے صرف کیں۔ پھر ایک وہ وقت تھا جبکہ عرب کی تجارت پورے شباب پر تھی۔ اس وقت یہ تصور کرنا بھی مشکل تھا کہ کوئی قوم ان کے مقابلہ کے ارادہ کی جرأت کر کے میدان عمل میں آئے گی۔ کیونکہ قریباً تمام تر ممالک پر ان کی وسیع تجارت کا ڈنکا بج رہا تھا۔ لیکن جب انگریز قوم اس میدان میں اتری تو انہوں نے پورے ذوق وشوق اور تجارتی طور پر ان کے مقابلہ میں اپنی تجارتوں کو فروغ دینے میں کوششیں صرف کیں اور ابتدا میں لکھوکھا روپیہ اس مقابلہ کی دوڑ میں پانی کی طرح بہا دیا۔ تب جا کے ان کی تجارتیں مثمر بہ ثمرات ہوئیں اور ایسی نتیجہ خیز اور مقبول کہ اب عربوں کی تجارت کا کوئی نام تک نہیں لیتا۔ پس قومی ترقیات اجتماعی کوششوں اور دیوانہ وار قربانیوں اور انفرادیت کو کچلنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ ہمیں دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ بمبئی کی بوہرا اقوام پر ہی ایک سطحی نظر ڈالیں۔ یہ انفرادی طور پر کبھی کوئی تجارتی قدم نہیں اٹھاتے۔ بلکہ اس قوم کے بڑے بڑے تاجروں کی وسیع نظریں قوم کے ہر فرد پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ ہماری قوم کا ایک فرد بھی اغیار کی نظر میں ذلیل نظر آئے۔ بلکہ وہ ایسا ہی قابل عزت مقام پر سرفراز ہو جیسا ہم میں ہر بڑا تاجر ہے۔ کتنی اچھی سپرٹ اور کتنا قابل تحسین جذبہ ہے۔ جو ان میں پایا جاتا ہے۔ اگر احمدی جماعت کے تجار میں یہ بات آجائے تو آپ چند ماہ میں دیکھ لیں کہ ہم کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ بلکہ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہندوستان کے بڑے بڑے تجار کی صف اول میں دوش بدوش بیٹھے نظر آئیں گے۔

دوسرا امر جو تجارتی ترقیات کے سلسلہ میں

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

خدمت دین کیلئے بلاوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت احمدیہ کے مقام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کرتے رہیں۔ خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور دنیا کی طرف سے آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خدام ہیں، جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں، جو جماعت احمدیہ کی لجنات ہیں۔ دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں ہے جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں میں ارتعاش پیدا کر دے۔ اول تو ان کو کوئی بلا نہیں رہا اور اگر بلائے گا بھی تو سننے والے کان نہیں ہیں اور اگر سننے والے کان بھی ہوں تو وہ دل میسر نہیں ہیں جو خدا کی خاطر قربانیوں کے نام پر ہیجان پکڑ جاتے ہیں اور وہ اعضاء میسر نہیں ہیں جو عمل کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ یہ توفیق حضرت مسیح موعود کی جماعت کو عطا ہوئی ہے۔ اس لئے ساری دنیا کے تقاضے آپ نے ہی پورے کرنے ہیں۔''

(الفضل 2 دسمبر 1982ء)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

ولادت

مکرمہ صبیحہ حسن صاحبہ سیکرٹری جنرل لجنہ اماء اللہ حلقہ جنوبی چھاؤنی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے میرے بیٹے مکرم اسامہ حیٔ صاحب اور بہو مکرمہ عائشہ حبیبہ صاحبہ کو 27 نومبر 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام خدیجہ تجویز ہوا ہے۔ بچی اپنے والد کی طرف سے محترم مظفر حسن صاحب و محترم ملک عبدالمالک صاحب کی نسل سے اور والدہ کی طرف سے محترم پروفیسر محبوب احمد خالد صاحب و مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی والی فعال اور درازی عمر عطا فرمائے۔ نیک، صالحہ، خادمہ دین، نافع الناس وجود اور والدین کیلئے باعث راحت و افتخار بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم قاسم احمد ساہی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بیٹی امۃ الصبور نے 7 سال 9 ماہ کی عمر میں پہلی دفعہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ مورخہ 6 دسمبر 2009ء کو گھر میں بچی کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم اسفند یار منیب صاحب نائب صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم مکمل کرنا مبارک کرے اور قرآن کریم سے معارف بھی بچی کو سکھلائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید ڈہرانوالہ ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ مدحت عطاء بنت مکرم رانا عطاء الرب صاحب ساکن چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر نے 6 سال کی عمر میں قرآن پاک کا دور اول مکمل کر لیا ہے۔ 16/اکتوبر 2009ء کو بعد نماز جمعہ تقریب آمین کا انتظام ہوا۔ عزیزہ سے مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 168 مراد نے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو قرآن عظیم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ودود احمد شرما صاحب فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ کنیز احمد صاحبہ اہلیہ مکرم میجر (ر) عبدالحمید شرما صاحب مرحوم کینیڈا کو سینے میں شدید تکلیف کی شکایت ہوئی ہے۔ چند روز سے وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹرز ٹیسٹ کر رہے ہیں لیکن ابھی تک مرض کی تشخیص نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ سعیدہ شوکت صاحبہ اہلیہ محترم شوکت محمود صاحب صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور ایک طویل عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

واقفین نو متوجہ ہوں

براہ مہربانی مندرجہ ذیل واقفین نو وکالت وقف نو سے رابطہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر	نام	ولدیت
11599A	محمد فاتح	محمد اصغر
3249B	انم محمود	محمود اقبال
269B	مولود احمد عثمان سید	سید عبدالجبار
1610B	لبنیٰ اسلم	محمد اسلم لنگا
1956B	میمونہ مظفر	رانا مظفر احمد
2805B	اکرامہ وسیم	وسیم احمد سیف
8899A	سعدیہ انجم	نذیر احمد شاہ
11980A	ذوالقرنین احمد	محمد اشرف
11591A	خرم شہزاد	ممتاز احمد
11464A	حماد احمد خان	صغیر احمد خان
10806A	تیمور محمود	محمود احمد
10582A	ذیشان محمود	محمود احمد
9804A	عبدالماجد باجوہ	رشید احمد باجوہ
8811A	شنیل آصف	محمد اشرف
8840A	وسیم احمد	محمود احمد ملک
7478A	عالیہ انور	حاجی محمد انور
10744A	محسن علی	نوید احمد
8927A	ماجد احمد محسن احمد	مقبول احمد باجوہ
2653B	علی گوہر احمد	طاہر احمد
TN1071	نعمان احمد ثاقب	محمد احمد ثاقب
2366B	بصالت احمد شاہد	صداقت احمد شاہد
10957A	ذوالقرنین	تنویر احمد
11592A	ذیشان احمد	ریاض احمد
10796A	حارث قیوم	عبدالقیوم ملک
8767A	کامران ندیم باجوہ	محمد داؤد ندیم باجوہ
8747A	سعید احمد سید	مبشر احمد مظہر سید
5657A	شکیل احمد	حمید اللہ
4176A	لئیق احمد	مجید احمد
1283B	طلعت صالح	محمد صالح زاہد
2293B	ثاقب محمود	منیر احمد ظفر
5767A	وقاص احمد	محمود احمد
2229A	عرفان اشرف	محمد اشرف
8839A	مہوش	مبشر احمد
6201C	عاطف احمد خان	طاہر احمد خان
6091B	سجیلہ شکیل	شکیل احمد
1845A	لقمان احمد	سعید احمد
3788A	اعتزاز احمد	مبشر احمد
5595A	عثمان عامر	نذر محمد
2568B	عفیفہ طارق	محمد طارق
9214A	ظہیر الدین بابر	نور دین
9794B	امۃ العلیم	کلیم احمد
9207B	عاقب محمود	خالد محمود
10479B	شافیعہ نصیر	نصیر احمد

(وکیل وقف نو)

ہوائی جہاز کی پہلی پرواز

انسان کا فضا میں اڑنے کا خواب تو بہت پرانا ہے مگر ہوائی جہاز کی ایجاد کے قصے کو ابھی سو برس بھی مکمل نہیں ہوئے۔ ہوائی جہاز کی ایجاد کا سہرا دو امریکی بھائیوں رائٹ برادران کے سر ہے۔ جو تاریخ میں رائٹ برادران کے نام سے مشہور ہیں۔

ولبر رائٹ 1867ء میں اور اورول 1871ء میں پیدا ہوا۔ ان کا باپ پادری تھا اور دونوں بائیسکل کی دکان کرتے تھے۔ اسی دوران انہیں ایک جرمن انجینئر Otto Lilienthal کے ہوائی تجربات کے بارے میں معلوم ہوا جو اگست 1896ء میں ایک گلائڈر اڑانے کے تجربے کے دوران ہلاک ہو گیا تھا۔ اس واقعے سے انہیں خود بھی پرواز سے دلچسپی پیدا ہوئی اور انہیں ہوا بازی کے بارے میں علم اور تجربات کا جنون کی حد تک شوق پیدا ہو گیا۔ وہ دونوں غیر شادی شدہ تھے۔ دن بھر سائیکل کی دکان میں کام کرتے اور گھر واپس آ کر اپنا سارا وقت تجربوں میں گزارتے۔ آخر انہوں نے کنٹرول کا ایک ایسا نظام دریافت کر لیا جس کے ذریعے سے ہوا کا دباؤ مشین کے مختلف حصوں پر بدلتا رہتا تھا۔ انہوں نے پٹرول کا ایک 2 1 ہارس پاور کا انجن تیار کیا۔ جس کا وزن 152 پونڈ تھا اور پھر دوہرے پروں والا ایک جہاز تیار کر لیا۔

17 دسمبر 1903ء کی صبح 10 بجکر 35 منٹ پر امریکی ریاست نارتھ کیرولینا میں کل ڈیول ہل، کٹی ہاک کے مقام پر اورول رائٹ نے دنیا کے سب سے پہلے ہوائی جہاز جسے انہوں نے Flyer 1 کا نام دیا تھا، اڑانے کا مظاہرہ کیا۔ یہ جہاز چار سلنڈر کا تھا اور اس میں پٹرول سے چلنے والا 12 ہارس پاور کا انجن لگا ہوا تھا۔ اورول رائٹ سمیت جہاز کا کل وزن ساڑھے سات سو پونڈ بنتا تھا۔

ہوائی جہاز نے 27 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے 12 سیکنڈ تک پرواز کی اور 120 فٹ کا فاصلہ طے کیا۔ 12 فٹ کی بلندی پر محو پرواز رہا۔ اس کامیاب پرواز کے بعد رائٹ برادران نے 17 دسمبر 1903ء ہی کو مزید تین پروازیں کیں جن میں سب سے کامیاب پرواز ولبر رائٹ کی رہی۔ جو 59 سیکنڈ تک فضا میں رہا اور اس نے 852 فٹ کا فاصلہ طے کیا۔

اگلے دن صرف مقامی اخبارات نے خبر شائع کی۔ وہ بھی توڑ مروڑ کر اس طرح درج کی گئی کہ کسی کو یقین نہ آئے۔ برطانیہ کے صرف ایک اخبار ''ڈیلی میل'' نے بیسویں صدی کی اس اہم ترین خبر کو اشاعت کے لائق سمجھا۔

رائٹ برادران پرواز تو کر چکے تھے مگر انہیں ہوائی جہاز بنانے کے لئے کافی سرمایہ چاہئے تھا جس کے لئے انہوں نے برطانیہ، فرانس اور اٹلی میں ہوائی جہاز کے کامیاب تجربے کر کے دکھائے۔ ان کے تجربات کو دیکھ کر ہر جگہ ایک جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا۔ بعض مقامات پر تو لوگ شدت جذبات سے رونے لگے۔

1909ء میں انہوں نے ایک ایئر کرافٹ پروڈکشن کمپنی کھولی۔ 1912ء میں بڑے بھائی ولبر کا انتقال ہو گیا۔ چھوٹا بھائی اورول رائٹ 1948ء میں فوت ہوا۔

خبریں

ذوالفقار کھوسہ کی مارکیٹ کے باہر بم دھماکہ

ڈیرہ غازی خان میں وزیر اعلی پنجاب میاں شہباز شریف کے مشیر سردار ذوالفقار کھوسہ کی مارکیٹ اور رہائش گاہ پر خودکش کار بم دھماکہ کے باعث خواتین اور بچوں سمیت 17 افراد جاں بحق اور 90 سے زائد زخمی ہوگئے۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ 15 گاڑیاں، 18 سے زائد دکانیں اور 2 بینک مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔

کرم ایجنسی اور مالاکنڈ میں 18 شدت پسند مارے گئے

جنوبی وزیرستان، کرم ایجنسی اور مالاکنڈ ڈویژن میں جھڑپوں اور بمباری سے 18 شدت پسند ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق وسطی کرم ایجنسی کے علاقے ریتانگ میں گن شپ ہیلی کاپٹروں کی شیلنگ سے مزید 14 شر پسند اور مالاکنڈ ڈویژن کے علاقے پلئی میں 4 شدت پسند مارے گئے۔

پاکستان میں نومولود بچوں کی شرح اموات بھارت سے زیادہ ہے

پاکستان میں نومولود بچوں کی شرح اموات بھارت سے بھی زیادہ ہے البتہ پاکستان میں شرح خواندگی بھارت کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ یونائیٹڈ نیشنز فنڈ فار پاپولیشن کی تازہ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ایک ہزار میں سے 62 بچے کم عمری ہی میں موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں جبکہ بھارت میں یہ تعداد 53 فی ہزار ہے۔ البتہ پاکستان میں پیدائش کے دوران ہلاک ہونے والے بچوں کی تعداد 320 فی ہزار ہے جبکہ بھارت میں یہ تعداد 450 فی ہزار ہے۔ دریں اثناء پاکستان میں تعلیم اور خواندگی کی شرح بھارت سے بہت بہتر ہے پاکستان میں 15 سال سے زیادہ عمر کے 32.3 فیصد لڑکے اور 60.4 فیصد لڑکیاں تعلیم یافتہ ہیں جبکہ بھارت میں 23.1 فیصد لڑکے اور 45.5 فیصد لڑکیاں تعلیم یافتہ ہیں۔

سوائن فلو کے علاج کیلئے ویکسین ضلعی ہیڈ کوارٹرز کو سپلائی

ملک بھر کے تمام انٹرنیشنل ائیرپورٹس پر سوائن فلو کا پتہ لگانے کے لئے خصوصی سکینرز لگائے گئے ہیں جس کے باعث بیرون ملک سے سوائن فلو کا وائرس لے کر آنے والوں کا بروقت پتہ چل جائے گا۔ ذرائع کے مطابق سوائن فلو کیلئے تیار کردہ نئی ویکسین مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہے اس لئے فی الحال اینٹی وائرل ٹامی فلو استعمال کروائی جا رہی ہے جس کا سٹاک ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے۔ سوائن فلو کے لئے تیار کردہ نئی ویکسین کی پانچ لاکھ خوراکیں امریکہ سے پاکستان کو جنوری کے پہلے ہفتہ میں مل جائیں گی یہ خوراک اقوام متحدہ کی طرف سے پاکستان کو فراہم کی جا رہی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔دسمبر	
طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	5:08

45 سال کی عمر کے بعد ورزش کی اہمیت دوگنا بڑھ جاتی ہے

طبی ماہرین نے کہا ہے کہ 45 سال بعد ورزش کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے جو لوگ جاگنگ، تیراکی یا اس نوعیت کی دیگر سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں ان کو اچانک اموات سے 57 فیصد کم واسطہ پڑتا ہے۔ ماہرین نے کہا ہے کہ ورزش کا عمل سب سے زیادہ وزن کم کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے جس سے درجنوں بیماریوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے جن میں بلڈ پریشر اور ذیابیطس نمایاں ہیں۔ تحقیق میں 3 ہزار 298 بزرگ افراد کا تجزیہ کیا گیا۔

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس
-/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضٰی احمد ایم بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، اور کرانک امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10